دینی مدارس کا نصابِ تعلیم

اور

مجلسِ عاملہ کے نام سرپرست وفاق المدارس

شیخ الحدیث مولانا عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ کا پیغام

وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے شائع کردہ نصابِ تعلیم پر نظرِ ثانی کی غرض سے ۲۸ نومبر ۱۹۸۳ء کو ملتان میں وفاق کی مجلسِ عاملہ کا اجلاس منعقد ہوا۔ حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحبؒ بھی کئی وجوہ سے مجوزہ نصاب کو ناتمام اور قابلِ ترمیم سمجھتے تھے اور حضرتؒ کی یہ خواہش تھی کہ وفاق المدارس کے اربابِ حل وعقد اور نصاب کمیٹی نئے حالات کے تقاضوں کو مدِ نظر رکھنے کے ساتھ ساتھ درسِ نظامی کے دو سو سالہ کامیاب نصابِ تعلیم اُسکے نتائج و ثمرات اور اکابر کے مشاہدات وارشادات اور اصول و تجربات کو بھی ملحوظ رکھیں۔ چنانچہ ۲۶ نومبر ۱۹۸۳ء کو آپ نے دارالعلوم حقانیہ کے اساتذہ کی میٹنگ بلائی اور خود بھی باوجود تکلیف وشدتِ ضُعف ونقاہت کے میٹنگ میں موجود رہے جو ساڑھے تین گھنٹے جاری رہی، جس میں اس نصابِ تعلیم پر کافی غور وخوض ہوا۔ اہم تجاویز و ترامیم زیرِ بحث آئیں۔ چنانچہ شیخ الحدیث حضرۃ مولانا عبدالحقؒ اور دارالعلوم کے فاضل اساتذہ کی آراء و تجاویز مولانا عبدالقیوم حقانی نے بطور نمائندۂ شیخ الحدیثؒ ۲۸ نومبر ۱۹۸۳ء کو وفاق المدارس کی مجلسِ عاملہ کے اجلاس منعقدہ ملتان میں پیش کیں اور بحث میں حصہ لیا۔ حضرتؒ کی بات مؤثر رہی، سب نے اس کی تصدیق کی۔ نصاب کے بارے میں ۲۱ رکنی کمیٹی قائم کردی گئی جس نے درسِ نظامی کو باقی رکھتے ہوئے جدید تقاضوں کو ملحوظ رکھ کر نصاب کی تشکیلِ جدید کا کام کیا۔ اس موقع پر نصابِ تعلیم میں اضافے اور ترمیمات اور بعض تجاویز کے علاوہ حضرت شیخ الحدیثؒ نے وفاق کی مجلسِ عاملہ کے معزز اراکان کے نام جو پیغام لکھوایا تھا اور جسے مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب نے پڑھ کر سنایا تھا، ذیل میں وہی پیشِ خدمت ہے جس سے حضرتؒ کے نصابِ تعلیم اور تعلیمی معیار کے ہدف کی نشاندہی ہوتی ہے۔ (ادارہ)

نَحمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ ؕ

حضرات علماء کرام و مشائخ عظام! کاش مجھے اعذار نہ ہوتے یا کم از کم کہیں آنے جانے کی طاقت ہوتی اور صحت اجازت دیتی تو میں اس اجلاس میں ضرور شرکت کرتا، اپنے اکابر و مشائخ سے زیارت و ملاقات بھی ہو جاتی اور نصابِ تعلیم سے متعلق تبادلۂ خیال بھی ہو جاتا، مگر یہ تمنا پوری ہوتی نظر نہیں آتی۔ تاہم اپنے اکابر علماء جو کشتیٔ ملت کے ناخدا ہیں ان کی خدمت میں اپنے نمائندہ کے ذریعہ ایک گذارش اور درخواست پیش کرتا ہوں کہ مجلسِ عاملہ کا حالیہ اجلاس نصابِ تعلیم پر غور کرنے کے لیے منعقد ہوا ہے۔ جہاں تک نصابِ تعلیم سے تمام ضروریاتِ زندگی کی تکمیل کا مسئلہ ہے تو یہ ایک حقیقت ہے کہ نصاب اپنی تمام خوبیوں اور امتیازات و خصوصیات کے باوصف تمام ضروریات زندگی کی تکمیل نہیں کرتا۔ آج تک کوئی ادارہ، کوئی جماعت، کوئی ذمہ دار اور حقیقت پسند شخص یہ دعویٰ نہیں کر سکا کہ ہمارا نصابِ تعلیم زندگی کی تمام ضروریات کو حاوی ہے۔

مگر اصل بات یہ ہے کہ نصابِ تعلیم ایک ملکۂ خاص کا ضامن ہے جو انسان کی زندگی میں قدم قدم پر راہنمائی و قیادت کا کام دے سکے۔ نصابِ تعلیم زندگی کے تمام تقاضوں اور ضروریات کی تکمیل کا ضامن نہیں ہوتا، البتہ صحیح اور ایک جاندار نصابِ تعلیم سے طلبہ میں ایک ملکہ، ایک صلاحیت اور صحیح ذوق پیدا ہو جاتا ہے جس کی بناء پر طلبہ کے لیے ہر نوع کا علمی موضوع خواہ اس کا تعلق انسانی زندگی کے کسی بھی شعبہ سے کیوں نہ ہو، آسان ہو جاتا ہے۔ درسِ نظامی کی تاریخ اور دارالعلوم دیوبند کے اساتذہ، علماء اور فضلاء میں یہی چیز ہے جو سب میں نمایاں نظر آتی ہے ——— تو اس وقت آپ کسی ایک مدرسہ کے ذمہ دار، منتظم یا صرف مدرس کی حیثیت سے نہیں سوچ رہے اور نہ ہی اس وقت آپ ایک کلاس کے استاذ کی حیثیت سے سوچ رہے ہیں اور نہ ہی آپ کا دائرۂ اثر ایک محدود حلقہ ہے بلکہ آپ ملتِ اسلامیہ کا سرمایۂ افتخار،

پاکستانی علمی برادری کے گلِ سرسبد اور خلاصہ اور نظامِ تعلیم اور علمی حلقوں کے قائد ہیں۔ آپ مستقبل کے نئے علمی حلقوں، دینی مدارس اور ان میں تعلیم پانے والے نونہالانِ ملت کے ذہن اور دل و دماغ کا سانچہ گر ہیں جو آپ ہی کے دیئے ہوئے نصابِ تعلیم میں ڈھل کر تعمیری ترقی کرکے ملی اور قومی زندگی میں ایک اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔ آپ کسی ایک مدرسہ کے نصابِ تعلیم کے بارے میں نہیں سوچ رہے بلکہ اس وقت آپ کی حیثیت درحقیقت اس کھیون ہار کی ہے جو ڈوبتی ہوئی نیا کو ساحلِ مراد تک پہنچانے کے لیے سب کچھ سے بے نیاز ہو کر میدانِ عمل میں کود آیا ہو۔ آج صرف یہ نہیں کہ ملتِ اسلامیہ اور اہلِ اسلام عالمی سطح پر ایک صحیح اور جاندار اسلامی اور علمی قیادت سے محروم ہیں بلکہ ملکی اور جماعتی سطح پر بھی اس کا شدید فقدان محسوس کیا جا رہا ہے۔

اگر آپ بہتر نصابِ تعلیم کا روشن چراغ لے کر مستقبل کی جاندار علمی و اسلامی قیادت کی تلاش شروع کر دیں تو یقین جانیں کہ آپ کو ہمارے دینی مدارس کے فضلاء اور طلباء میں ایسے باہمت، باصلاحیت اور صاحبِ عزیمت افراد ضرور مل جائیں گے جن کے پختہ عزم، صحیح فیصلہ اور عظیم حوصلہ سے ملت کی تقدیر بدل سکتی ہے اور ایک عظیم اسلامی انقلاب برپا ہو سکتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ایک طویل علمی رہ نوردی اور تحقیق و جستجو کے بعد آپ حضرات جن نتائج تک پہنچے ہیں، اس کا ماحصل ہمارے دینی مدارس کا نصابِ تعلیم قرار پانے والا ہے تو اس لحاظ تو آپ ایک نصابِ تعلیم نہیں بلکہ ملتِ اسلامیہ کے نوخیز نونہالوں کا ذہن، عقیدہ اور دل و دماغ تیار کر رہے ہیں۔

قوم نے آپ حضرات پر اعتماد کیا ہے اور نصابِ تعلیم جیسی اہم ترین ذمہ داری کا اہل قرار دیا ہے، کتنی اور کیسی کیسی توقعات آپ سے وابستہ اور قائم کی گئی ہیں۔

عالمِ اسلام کے موجودہ دورِ زوال و انتشار اور لادینیت و مغربیت، مادہ پرستی و معدہ پرستی کے عالمگیر سیلاب کے موقعہ پر علماءِ اسلام کی بالعموم اور وفاق المدارس کے حالیہ اصلاحِ نصاب کے اجلاس کے شرکاء کی بالخصوص ذمہ داریاں پہلے سے کئی گنا زیادہ ہو جاتی ہیں۔

نصابِ تعلیم میں غور و فکر اور ترمیم و اضافہ کا مطمحِ نظر مدرسہ کی تعلیم، مدرسہ کے طالبِ علم کی ذمہ داری، اسباق کی ترتیب، اوقات کا لحاظ، محنت و مطالعہ اور تکرار کے اوقات، دماغی سکون اور دماغی صلاحیتوں کو جلا دینے اور صیقل کرنے والے ذرائع، اکابر و اسلاف کے علوم و معارف سے وابستگی، علمی کمالات، امتیاز و اختصاص، صدق و اخلاص کے ساتھ ساتھ موجودہ دور میں اس کا کردار، دنیا کے نقشہ میں اس کی حیثیت اور جاں بلب ملتِ مرحومہ اور مطلق انسانیت کے لیے اس کی مسیحائی و جاں نوازی اور اس کے عظیم علمی و دعوتی مقاصد اور فوائد کی اہمیت ہونا چاہیئے۔

مجھے امید ہے کہ آپ حضرات اس سلسلہ میں مزید غور و خوض جاری رکھیں گے تا آنکہ مقصود تک رسائی ہو، اللہ تعالیٰ آپ سب کا حامی و ناصر ہو۔ (آمین)

بندہ عبدالحق غفرلہٗ

مہتمم دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک، پشاور

بقیہ ص ٨٦٧ سے: خطبہ استقبالیہ

(د) وفاق المدارس کے دستور اور قواعد و ضوابط کی پابندی ملحقہ مدارس بھی پورے اہتمام سے فرمائیں اور وفاق کے ارکانِ عاملہ، عہدیداران اور جملہ کارکنان بھی ان ضوابط کی خلاف ورزی سے پورا اجتناب کیا جائے ورنہ وفاق کبھی مؤثر، فعال اور قابلِ اعتماد حیثیت حاصل نہ کر سکے گا۔

ان چند گذارشات کے ساتھ میں اپنی معروضات ختم کرکے ایک بار پھر صمیمِ قلب کے ساتھ اپنے تمام عالی قدر اور عظیم المرتبت مہمانوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور قدوم مبارک کو اپنے لیے اور پورے دارالعلوم اور اس کے خدام و متعلقین کے لیے دینی اور اُخروی سُرخروئی اور سعادتوں کا باعث سمجھتا ہوں۔ والحمد للہ اولاً و آخراً۔

عبدالحق عفی عنہ

(شیخ الحدیث و مہتمم دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک)

پیش کنندہ

احقر سمیع الحق

خادم العلم بدار العلوم الحقانیہ (یکم جمادی الثانی ۱۴۰۲ھ)

هر چه آید در دلم غیر تو نیست
یا توئی یا بوئے تو یا خوئے تو